سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | لقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّہ

Reg. No. L. CCLXX

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت ۔ مشکی ۱۲ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ مارچ ۱۹۱۲ء سنہ ۲۵ پھاگن سمت ۶۸ | نمبر ۲۴

کہ بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت ۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

اخبار قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز اللہ تعالی کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں + اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت تاحال مالیر کوٹلہ میں ہیں + حضرت میر ناصر نواب صاحب دور الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے گئے ہوئے ہیں منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کے خط سے میر صاحب موصوف کے سیالکوٹ چھاونی میں مقام کرنے اور نصرت کے ساتھ وہاں سے تشریف لے جانے کی خبر ملی ہے + اخویم مفتی فضل الرحمن صاحب (داماد حضرت خلیفۃ المسیح) کے گھر میں اللہ تعالی نے چوتھا فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام مولود مسعود کا عبد المالک رکھا ہے۔ پہلے ہر سہ فرزندوں کے نام فضل کریم۔ حفیظ الرحمن اور عبد اللہ ہیں۔ اللہ تعالے ہر چہار کو سعادت وعافیت کے ساتھ طول عمر عطاء کرے اور خادم دین اسلام بنائے۔ آمین ثم آمین + شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے علیگڑہ کالج میں انگریزی کے پروفیسر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالے مبارک کرے ہماری دُعا ہے کہ ان کا یہ تعلق اُن کے واسطے اور جنکے درمیان میں وہ کام کرتے ہیں۔ اُن کے واسطے موجب حصول رضائے الہی ہو۔ آمین + صدر انجمن نے طلباء بورڈنگ کیخاطر ایک ڈسپنسری دار العلوم کھولدی ہے جو ڈاکٹر الہی بخش صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن کے چارج میں رکھی گئی ہے + جمعہ گزشتہ میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو اتفاق واتحاد کی تاکید کی۔ فرمایا جس قوم کے ممبران آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف رہیں وہ دشمن کا مقابلہ کیونکر کر سکیں گے۔ اندرونی امن باہمی محبت اخوت اور ہمدردی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ حاصل ہو تو انسان پوری طاقت اور اطمینان کے ساتھ بیرونی حملوں کی رکاوٹ کے لئے طیاری کر سکتا ہے۔ اللہ تعالی جماعت کو اس نیک نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء کرے +

مشورہ بعض احباب کی رائے ہے کہ جو صاحبان قیمت وقت پر نہیں دیتے ان کے نام اخبار بند کر دیا جائے۔ نہ دینے والے کی بدولت دینے والے صاحبان کے اخبار بھی وقت پر نہیں پہنچتے۔ اور آئے دن فنڈ مشکلات میں رہتا ہے۔ کبھی ملازمین کے واسطے تنخواہ نہیں کبھی کاغذ ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ آجکل۔ اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے +

وی پی یہ پرچہ برائے وصولی قیمت اخبار بابت سنہ رواں ان تمام صاحبان کی خدمت میں وی پی ہوگا۔ جنکی قیمت تاحال وصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام صاحبان کو ۱۵ روز قبل خط لکھے گئے تھے اور اطلاع کی گئی تھی۔ ان میں سے جن صاحبان کے خطوط ۵ تاریخ ماہ مارچ تک وصول ہو گئے ہیں کہ ہمارے نام کسی وجہ سے وی پی نکیا جائے۔ ان کے نام وی پی نہیں کیا گیا۔ ۵ کے بعد جو خطوط آئیں ان کی تعمیل نہیں ہو سکتی لیکن جو صاحبان بہر حال وی پی وصول نہ کر سکینگے۔ اُنکی خدمت میں پرچہ وی پی جب واپس آئے گا۔ نیا ٹکٹ لگا کر دوبارہ روانہ کر دیا جائے گا +

سرحد پر جو اسامیاں خالی تھیں وہ پُر ہو چکی ہیں اب کوئی صاحب ان کے متعلق خط وکتابت نہ کریں +

دعا مدد جناب مولوی احمد دین صاحب کے فرزند محمد عبد اللطیف بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے +

درخواست دُعا شیخ عبد الغفور صاحب احمدی فیروز پور کو اللہ تعالے نے فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ احباب سے درخواست دُعا درازی عمر وسعادت مولود مسعود کرتے ہیں +

شکریہ حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی ان تمام احباب کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے جنھوں ان کے مولود مسعود کی خوشی میں مبارک باد کے خطوط لکھے اور عزیز کے واسطے دعائیں کیں +
(جزاہم اللہ احسن الجزا)

دعا مدد برادرم ملک غلام محمد صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں +

ایک نیک تحریک کی یاد دہانی

جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قبل ازیں میں نے اخبار بدر میں بماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء یہ تحریک کی تھی۔ کہ دربار تاجپوشی کی خوشی میں جو انعام ملازمان سرکاری کو عطاء ہو۔ وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دینا مناسب ہے اور خود بھی اس امر کا وعدہ کر کے پیش قدمی کی تھی۔ سو اللہ تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے اس وعدہ کے ایفاء کی توفیق بخشی۔ اور مجھے جو اپنی تنخواہ کا نصف مبلغ تو روپیہ بونس سرکار سے عطاء ہوا تھا۔ وہ میں نے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دیا۔ مگر دیگر بھائیوں کیطرف سے بجز ایک بھائی کے جس نے اسی قسم کا بونس مبلغ ۵ داخل خزانہ انجمن کر دیا ہے۔ اور کسی کے اس کار خیر میں حصہ لینے کا حال مجھے معلوم نہیں ہوا۔ یہ کوئی نیا چندہ یا نیا بوجھ تو نہ تھا۔ کہ جس کو برداشت کرنا محال تھا بلکہ یہ رقم تو تھوڑا سا دل کو سمجھانے سے ہی باسانی ادا ہو سکتی تھی۔ صرف یونہی خیال کر لیا جاتا۔ کہ ہم اپنی موجودہ آمدنی سے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ یہ زائد رقم جو خدا نے دی ہے۔ اس کو اپنے مصرف میں لانے کی بجائے اُسی کے مصرف میں لگاتے ہیں۔ کہ جس نے یہ دی ہے۔ یہ تحریک تو اس عاجز نے ایسے وقت پر کی تھی۔ کہ ابھی یہ بونس ملا ہوا نہ تھا۔ اور اس رقم کو اپنے مال میں شامل کرنے سے پہلے ہی علیحدہ کر لینا اور فی سبیل اللہ بھیجدینا آسان تھا مگر تاہم اگر اب بھی بونس پانے والے احباب دل کڑا کر کے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ +

الراقم خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ
منشی ضلعدار نہر۔ حال وارد قادیان۔ ۲۔ مارچ ۱۹۱۳ء

کتب بدر ایجنسی
بمعہ قیمت کتب

مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا .. ۲ر

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
فضل حق	ار	تحفۃ الندوہ	-ر
جواب سراج الدین عیسائی	۲ر	چیٹھی مسیح	ار
سی حرفی عبد القدوس	-ر	احمدی کا من مولوی محمد علی	ار
بلاغ لقوم عابدین	۱-ر	تحفۃ المشتاقین	-ر
کرشن اوتار	-ر	گلدستہ احمدی	-ر
سیف حق	۲ر	سی حرفی اللہ داد خان	-ر
صدقے جاواں	-ر	جام وحدت	-ر
گل موتیا	-ر	کا من احمدی اللہ داد خان	-ر
اظہار حق	-ر	سی حرفی فضلدین	-ر
کلمۃ الفصل	ار	گلدستہ رسالت	۲ر
سچ بیان	ر	تعلیم القرآن	ار

گلگت میں احمدیت

ہمارے مکرم دوست منشی نور محمد صاحب گلگت شہر سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں احمدی جماعت کے سب ۱۶ ممبر ہیں۔ اللہ تعالے ترقی دے اور ان کو نیکیوں کی توفیق دے +

تحفہ بنارس کیسی کتاب ہے؟

ہمارے مکرم دوست منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ تحفہ بنارس کے متعلق لکھتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

مخدوم و قبلہ جناب مفتی صاحب مدظلہ العالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ تحفہ بنارس عطیۂ موصول ہوا بجان مشکور ہوں۔ کل صبح ملا تھا۔ کل ہی جلد بندھوائی اور کل ہی پڑھا۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔ جس خوبی سے جناب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے وجود با جود کی تعریف ضرورت کمالات کرامات اور حالات بیان فرمائے ہیں اُنکے مخالفین کا ذکر اور نتائج مخالفت ظاہر کئے ہیں اور پیشگوئیوں کی عظمت اور صداقت ثابت کی ہے اور القصہ جس اسلوب سے تمام مشن کا ذکر اور تبلیغ کا حق ادا کیا ہے۔ بے ریب وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ بنارس میں ڈنکے کی چوٹ ایسا واضح بیان آپکی ایمانی جرأت کا شاہد ہے۔ مضمون کا پیرایہ۔ انداز۔ سلاست خوبی اور محبوبی۔ العظمت للہ میری تو روح وجد میں ہے اور رہے گی۔ سلسلہ میں ایسے مقدس اور قابل بزرگوں کا وجود سلسلہ کے منجانب اللہ ہونے کا بیّن ثبوت ہے +

میں کہاں تک بیان کروں۔ اس مضمون کی خوبیوں کا احصا میرے احاطہ امکان سے باہر ہے۔ قصہ مختصر یہ مضمون اللہ تعالے کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ خداوند کریم اس کتاب کو زیور قبول عطا فرمادے اور اس تحفہ کو قبول کرے اور دُنیا و عاقبت میں آپ پر برکتیں اور بے شمار برکتیں نازل کرے آمین +

بدر ممکن ہے کہ منشی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ جو ذاتی محبت کا تعلق ہے۔ اس کا اثر بھی اس ریویو میں ہو +

تحفہ بنارس پر ریویو

اڈیٹر صاحب ریواڑی فرماتے ہیں۔ "تحفہ بنارس" یہ اُس لیکچر کا مجموعہ ہے جو جناب مولوی محمد صادق صاحب احمدی ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے ۳۰۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو بمجمع اہل ہنود بعد نماز مغرب ٹون ہال بنارس میں دیا تھا۔ اور جسے اب کتابی صورت میں شایع کیا گیا ہے جناب موصوف نے نہایت ہی سیمپل اور عام فہم مثالیں دیکر خدا کے سچے مذہب (دین اسلام) کو سچا اور خدا تعالے کو قادر مطلق اور واحد ثابت کر دکھایا ہے ممکن نہیں بغیر ختم کئے چھوڑ دیا جائے ایک مثال بطور نمونہ لیکچر میں سے یہاں نقل کیجاتی ہے۔ جس سے عاقل و فہمیدہ اصحاب خود اندازہ لگالینگے کہ یہ لیکچر کا مجموعہ کیسا ہے +

سوال۔ ہندو "آپ کے نزدیک اوتار کی کیا تعریف ہے؟"

جواب "صادق"۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اوتاروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بجلی بعض ذرائع سے ایک تار کے اندر ڈال دیجاتی ہے تو وہ تار کا ٹکڑا معمولی تاروں کیطرح نہیں رہتا بلکہ ایسے عجیب کام اس سے ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے تاروں سے نہیں ہوسکتے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے دوسرے ٹکڑوں کی طرح یہ بھی ایک تار ہے لیکن ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ تار بجلی بنگیا ہے اور دُنیا میں جو بجلی پیدا ہوئی ہے وہ سب اس کے اندر گھس گئی ہے بلکہ سچ بات یوں ہے کہ بجلی بجائے خود اپنی جگہ قایم ہے اور اس کی طرف سے ایک خاصیت اس ٹکڑے کو عطا ہوئی ہے۔ ایسا ہی خدا کے پیارے بندوں پر ایک چادر ڈالی جاتی ہے اور وہ ایسے کام کر دکھاتے ہیں جو دوسرے انسان نہیں کر سکتے۔ وہ دوسرے انسانوں سے ممتاز ہیں۔ اعلےٰ ہیں۔ برتر ہیں لیکن وہ خدا نہیں بنجاتے بلکہ خداوند تعالے اپنی ذات میں دائم قائم ازلی ابدی ہے"+

دیکھئے ناظرین کیا عام فہم مثال دی ہے +

الغرض یہ لیکچر نہایت دلچسپ ہے شائقین ضرور ملاحظہ فرماویں۔ قیمت صرف ۴ ؍ ناظرین بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں +

حضرت خلیفة المسیح کا ریویو کتاب چشمہ زندگی

"سوجیوں سرور" کیا معنے "چشمہ زندگی" جناب کی تصنیف کو میں نے ۱۵۔ جنوری جبوقت ڈاک میں آئی پڑھا اور دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کانگریس نام کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ جناب الٰہی کا فضل ہر ایک ملک پر ہوتا ہے اور ہوتا ہے

ہماری پاک کتاب میں ہمارے خالق و مالک کا نام رب العلمین ہے۔ اگر یونان کی زمین سے مخلوق کے لئے مفید روحوں کو پیدا کیا ہے تو وسط ایشیا کو بھی ایسے پاک اروا ح سے محروم نہیں رکھا۔ اگر ملک عرب و ایران راحت بخش قطعہ دُنیا کا ہے جس میں قلب و قالب کیلئے مفید سامان مہیا ہیں۔ تو ہندوستان بھی اس کی ربوبیت و فضل عام سے سیراب ملک تھا۔ جالینوس و بقراط دیسقوریدوس وغیرہ پر فضل محدود نہیں۔ بوعلی و زکریا رازی وغیرہ بھی اس کے کرم و فضل کے نیچے تھے +

چرک۔ شسرت۔ باگ بھٹ وغیرہ کی محنتیں بے ریب قابل قدر ہیں۔ آجکل یورپ کی مفید عام محنتوں کا کون انکار کرسکتا ہے۔ تار۔ ڈاک۔ ریلوے۔ کاغذ۔ مطبع۔ سلطنت وسیع وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر ان کے ڈاکٹروں کی محنت سے نادان ہی منکر ہوسکتا ہے۔ اس وقت ایک مجموعہ طب کی بھاری ضرورت ہے جس پر ملک کی بہبودی منحصر ہے +

ہمتہ سیتا رام جی دت کویراج کویرتن۔ ادیتہ اوشدھالہ۔ صدر بازار۔ راولپنڈی کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے۔ ہندو مسلمانوں کی کشیدگی خدا کرے ملک کی ترقی کا موجب ہو۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے +

دستخط نورالدین از قادیان

نوٹ یہ کتاب صاحب مصنف سے بقیمت ۱۲؍ فی نسخہ مندرجہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے +

ضرورت

شیخ عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گجرات کو ایک شخص احمدی کی ضرورت ہے جو انکے بچوں کو قرآن شریف پڑھا دے۔ شیخ صاحب علاوہ خوراک اور مکان کے انتظام کے مبلغ **چھ روپے** ماہوار اُستاد صاحب کی نذر کیا کرینگے +

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرت ناک واقعات تاریخ اسلام کے ۱۸ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دُنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفة المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اسکو ضرور خریدیں۔ امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائیگی۔ احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ } منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشگوئی دجّال اور ہمارا سوال

میں ان تمام غیر احمدی علماء کی خدمت میں (جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض اس وجہ سے مسیح موعود نہیں مانتے کہ انھوں نے بعض حدیثوں کو انکے ظاہر پر نہیں محمول کیا اور تاویل سے کام لیا ہے) ایک سوال پیش کر کے اس کا حل چاہتا ہوں امید کہ ہمارے مولوی صاحبان ضرور اس طرف توجہ فرمادیں گے۔ سوال یہ ہے کہ مدت سے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہر جگہ شہر ہوں یا دیہات بحث مباحثے ہو رہے ہیں۔ جہانتک دیکھا گیا۔ احمدیوں کے برخلاف یہی اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ کہ دجال وغیرہ کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں احمدی انہیں تاویلیں کرتے ہیں اس جھگڑے کو طے کرنے کے لئے ذیل میں چند اختلافات درج کرتا ہوں جو دجّال کی پیشگوئی میں ہیں آپ مہربانی فرما کر بموجب حکم النصوص تحمل علے ظواھرھا کے ان روایات میں بغیر کسی قسم کی تاویل کے باہم تطبیق کر دکھائیں اور جس اخبار یا رسالہ میں یہ مضمون شائع ہو وہ میرے نام بھی بھیجدیں خدا آپکو اجر دیگا۔ اگر آپ اپنے دعوے کے مطابق جواب دینے سے عاجز ہیں تو یاد رکھو جن ناواقف مسلمانوں کو آپنے یہ کہہ کر کہ حدیث میں یوں آیا ہے اور مرزائی یوں کہتے ہیں۔ فتنۂ دجال میں مبتلا کر رکھا ہے ان سب کا گناہ آپ کی گردن پر ہے کیونکہ نواس بن سمعان کی حدیث میں جس کو آپ اکثر پیش کیا کرتے ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال غیر الدجال اخوفنی علیکم۔ جس کا ترجمہ آپنے یہ کیا۔ فرمایا دجّال کے سوا اور دل کا مجھے زیادہ ڈر ہے جیسے گمراہ کرنے والے مولویوں اور درویشوں اور حاکموں کا" پس اس فرمودۂ نبوی پر غور کرو کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر دجّال میں اس خوف کا بیان فرمانا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں نے خواہ وہ مولوی ہوں یا گدی نشین بوقت ظاہر ہونے دجّالی فتنہ کے اُسکے دُور کرنے اور مخلوق خدا کو اس سے بچانے کے لئے کوشش نہ کی بلکہ اپنی غلطی یا ضد سے اس زہر کو تریاق سمجھ کر کھانا شروع کر دیا تو بے شک حسب فرمودہ آپکے یہ فتنہ دجال کے فتنے سے بھی بڑھکر ہے لہٰذا میرے اس سوال کو ڈرنے والے دل کے ساتھ سوچو اگر احمدیوں نے مسلمانوں کو دجالی فتنہ سے ڈرا اور ہوشیار کرنا چاہا ہے اور آپ تاویل کا عذر پیش کرتے ہیں تو اب میں دیکھونگا کہ بغیر تاویل یا چھوڑنے بعض حدیثوں کے مسلمان کو بے خوف یا غافل کرنے کا آپکے پاس کیا ثبوت ہے۔ سنئے۔

پہلا اختلاف تمیم داری کی حدیث میں ہے کہ دجّال جزیرہ میں جکڑا ہوا ہے اور اخیر زمانہ میں وہ کھولا جاوے گا۔ قد خلوا علیہ فاذا ھم بشیخ موثق شدید الوثاق (ابن ماجہ) اور ابی بکرہ کی حدیث میں ہے کہ دجّال کے ماں باپ تیس برس تک اس حالت پر رہینگے۔ کہ ان کے ہاں اولاد پیدا نہ ہوگی پھر ان کے واسطے کانا لڑکا ہوگا۔ عن ابی عبد الرحمان بن ابی بکرۃ عن ابیہ۔ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ یمکث ابو الدجال وامہ ثلاثین عاما لا یولد لھما ولد ثم یولد لھما غلام اعور الخ (ترمذی)

دوسرا اختلاف۔ مشہور تو یہ ہے کہ وہ ایک شخص ہوگا حالانکہ ایک حدیث میں اس کے لئے جمع کے صیغے آئے ہیں جن سے ثابت ہوا کہ وہ ایک گروہ ہے وہ حدیث یہ ہے یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلی من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یغترون ام علی یجترؤن حتی حلفت لابعثن علے اولئک منھم فتنۃ الخ

تیسرا اختلاف۔ حلیہ میں ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ الدجال اعور عین الیسری (ابن ماجہ) دوسری میں ہے کہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا وان مسیح الدجال اعور عین الیمنی (بخاری وغیرہ) ایک جگہ ہے اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے اُبھرا۔ دوسری جگہ اوسے مسیح اعمیٰ یعنے اندھا لکھا ہے کہیں تو ہے۔ فانی ساصفہ لکم صفۃ لم یصفھا ایاہ نبی قبلی (ابن ماجہ) وانہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأ کل مؤمن کاتب او غیر کاتب۔ یعنے ہر شخص خواہ پڑھا ہوا ہو یا نہ اُسکو پہچان لے گا اور کہیں یہ ذکر ہے۔ فیقراہ من کرہ عملہ (ترمذی) یعنے اس کو وہی پڑھ کر پہچانے گا جو اس کے عملوں کو بُرا جانتا ہے پھر اسی پر بس نہیں بخاری میں ہے کہ ابن صیاد کو جب حضرت عمرؓ نے قتل کرنا چاہا تو آپنے فرمایا۔ ان یکن ہو فلا تسلط علیہ۔ عن محمد بن المنکدر، قال رئیت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علے ذلک عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلعم۔ یہاں آپ ہی بے شک بھی منقول ہے نہ آپ کا فر لکھا ہوا پڑھ سکے نہ صحابی، نہ بچہ تمیم داری کی حدیث میں ہے کہ وہ بوڑھا ہے۔ فاذا ھم بشیخ۔ اور نواس کی حدیث میں ہے۔ انہ شاب۔ وہ جوان ہے عبادہ کی حدیث میں ہے کہ دجّال ٹھگنا ہے اس کے دونوں پاؤں میں فاصلہ بہت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے۔ کہ اس کے گدھے کے دونوں کانوں کے بیچ ستر باع کا فاصلہ ہے

چوتھا اختلاف۔ جائے خروج میں ہے۔ تمیم داری کی حدیث میں ہے وہ دَیر (گرجا) سے نکلے گا۔ ولکن ھذا الدیر قد مقتموہ فاتوہ۔ مسلم میں ہے۔ الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لابل قبل المشرق ما ھو وا وما بیدہ الی المشرق۔ ترمذی میں ہے، قال ابو بکرہ .. .. .. فذھبت انا والزبیر ابن العوام حتی دخلنا علے ابویہ۔ یعنے تم مدینہ میں الدجّال کے ماں باپ کے گھر گئے جو یہودی تھے۔ ابن صیاد جس کو الدجال سمجھا گیا وہ بھی نہ شام سے آیا نہ سمندر سے۔

پانچواں اختلاف۔ اس کی علامتوں میں ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے۔ معہ ماء ونارا۔ ابن ماجہ میں ہے۔ معہ جنۃ ونار۔ گدھے کا ذکر بھی حدیثوں میں ہے۔ یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا۔ بجائے گدھے کی رفتار کے بعض جگہ اس کی رفتار کا بیان ہے۔ قلنا فما اسرعہ فے الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح۔ باوجود ان علامتوں کے ابن صیاد کو بھی الدجال قرار دیا گیا جس کے پاس نہ ایسا گدھا نہ ہی دوزخ۔

چھٹا اختلاف۔ اس کے زمانہ خروج میں ہے۔ بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نکلے گا۔ لیکن برخلاف اس کے ایسی حدیثیں بھی ہیں جن سے اس کا اسی زمانہ میں ظاہر ہونا پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اول تو نواس کی حدیث میں ہے۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علے کل مسلم۔ یعنے دجّال اگر میری موجودگی میں نکلے تو میں اس سے حجت کرونگا اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لیوے۔ دوم ابن صیاد کے بارہ میں آپ کا شک کرنا اور خاموش رہنا۔ سوم۔ بعض جلیل القدر صحابی حضرت عمرؓ جیسے قلم اٹھا کر اسی زمانہ میں الدجال کا ظہور مان چکے بعض ایکی پیدائش سُن کر اس کے والدین کے گھر گئے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ ابو سعید کہتے تھے۔ واللہ ما کنا نری ذلک الرجل الا عمر بن الخطاب۔ یعنے دجّال جس شخص کو قتل کر کے پوچھیگا۔ کہ تیرا کون ربّ ہے وہ کہے گا۔ ربی اللہ۔ ہمارا گمان تھا کہ وہ ایسا جواب دینے والا عمرؓ بن خطاب ہے، جس سے معلوم ہوا اصحاب اسی زمانہ میں خروج دجّال کے منتظر تھے۔

ساتواں اختلاف - اس کے ساتھ مقابلہ کرنے میں ہے کہ کون اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا اور مقابلہ کس چیز سے ہوگا سیف سنان سے یا حجت برہان سے۔ سو ایک جگہ تو ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے۔ فیدرکہ عند باب اللد الشرقی فیقتلہ۔ اور ایک جگہ ہے کہ آپنے اپنے صحابہ کو فرمایا۔ ثم تقاتلون الدجال فیفتحہا (ابن ماجہ) نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے۔ فانا حجیجہ دونکم - فامرؤ حجیج نفسہ۔ یعنے مقابلہ حجت سے ہوگا۔ لکھا ہے کہ دجال حضرت عیسیٰ کی بو سے پگھل جائے گا۔ فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء جب دجال اور یہود مسیح علیہ السلام کے دیکھنے سے ہلاک ہو گئے تو پھر ان کے بھاگنے اور قتل کرنے کے کیا معنے۔

اٹھواں اختلاف - اس کے زمانہ اقامت میں ہے نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے۔ قلنا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما (۴۰ دن) اسماء کی حدیث میں ہے کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وان ایامہ اربعون سنۃ (۴۰ برس)

نواں اختلاف - اس کے دنوں میں ہے نواس کی حدیث میں ہے۔ یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم اسماء کی حدیث میں ہے۔ السنۃ کنصف السنۃ والسنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وآخر ایامہ کالشررۃ یصبح احدکم علی باب المدینۃ فلا یبلغ بابہا الاخر حتی یمسی یعنے دن ایسے چھوٹے ہونگے جیسے چنگاری اڑ جاتی ہے۔ مدینہ کے ایک دروازہ سے کوئی صبح کے وقت چلے تو دوسرے دروازہ تک پہونچنے سے پہلے شام ہو جاوے گی۔

دسواں اختلاف یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فسالت من ہذا فقالوا ہذا المسیح الدجال۔ دوسری حدیث میں ہے لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال (بخاری) تلک عشرۃ کاملۃ۔

ان اختلافات میں باہم تطبیق دینے کے علاوہ ہمارے مولوی صاحبان یہ بھی بتائیں کہ فتن دجالیہ کو اپنے ظاہر پر محمول کرنے سے قرآنی تعلیم کے مطابق آلہی توحید میں کچھ فرق آتا ہے یا نہیں۔ مثلاً دجال کا اپنے حکم سے مینہ برسانا یامر السماء ان تمطر فتمطر۔ کھیتی پیدا کرنا یامر الارض ان تنبت فتنبت۔ خدا کے پیدا کردہ جانور تو اپنی مدت میں بڑے ہوں مگر اس کے جانور ایک ہی دن میں شام کو نہایت موٹے اور بڑے ہو کر واپس آویں گے۔ اس کی شرح میں ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں ایک ہی دن میں یہ سب باتیں ہو جاویں گی پانی برسنا چارہ پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھا کر طیار ہو جانا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا تروح سوا شیہم من یومہم - قحط وبا کا اپنے حکم سے پیدا کرنا۔ فلا تبقی لہم سائمۃ الا ہلکت - مار کر زندہ کرنا - فیقتلہا ...... و یقول لہ انبعث من ربک - زمین کے خزائن کا اس کے پیچھے چلنا فیقول لہا اخرجی کنوزک فینطلق - سورج چاند وغیرہ بھی اپنی رفتار چھوڑ دیں گے - واخر ایامہ کالشررۃ وغیرہ وغیرہ - بینوا توجروا -

کرمداد از دوالمیال ضلع جہلم -

حضرت مرزا صاحب کا حج

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا خط متضمن استفسار بابت اعتراض حج موصول ہوا - جواباً ش مرقوم ہے کہ :-

(۱) یہ امر کچھ محتاج اثبات نہیں کہ فرضیت حج بیت اللہ شرط استطاعت السبیل الیہ سے مشروط ہے چنانچہ ارشاد الہی - و حج البیت من استطاع الیہ سبیلا - نص صریح اس پر شاہد ہے اور جب تک امن حاصل نہ ہو یہ استطاعت سبیل حاصل نہیں ہو سکتی -

(۲) آج دنیا میں سلطنت برطانیہ دنیا بھر کی سلطنتوں میں بلا استثناء عدل گستری اور امن پسندی کے لحاظ سے یقیناً بے نظیر سلطنت ہے اور جسقدر امن اس کے زیر سایہ ہم لوگ کو حاصل ہے وہ آج دنیا بھر میں کسی کو نصیب نہیں۔

(۳) حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین نے آپکی مخالفت میں - واذ یمکربک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک کا مصداق بننے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور جہاں تک ان کے امکان میں تھا انہوں نے آپکے اور آپکی جماعت کے استیصال کے لئے ناخون تک زور مارا - اگر خداوند تعالےٰ کی نصرت آپکے شامل حال نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ آپ انکی زد سے بچ سکتے -

(۴) گورنمنٹ انگلشیہ کی امن پسندی اور عدل گستری خدا کے فضل وکرم سے حضرت اقدس کے لئے ان دشمنوں کے حملوں سے بچنے کا ایک نہایت اعلےٰ ذریعہ تھی - اگر یہ فضل خداوندی آپکے ساتھ نہ ہوتا تو یہ درندے ان کو پھاڑ کھاتے -

(۵) امن نہ ہونے کے باعث ہی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خداتعالےٰ کیطرف سے حکم ملا کہ مکہ سے جہاں بیت اللہ الحرام اور حج کا مقام ہے ہجرت اختیار کریں۔ پس جبکہ حضرت اقدس کے دشمن بھی ویسے ہی آپکی جان کے پیاسے تھے جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظالم دشمن آپ کے خون کے پیاسے تھے اور ان سے امن میں رہنے کے لئے سایہ سلطنت برطانیہ ظاہری اسباب میں ایک بے نظیر سپر ہے اور ساتھ ہی ایسے امن کے مقام کو چھوڑ کر جانا خدا کے احکام کی مخالفت کرنا ہے۔ تو آپ کا بذات خود حج کے لئے نہ جانا کسی مومن کے لئے ذرہ بھر اعتراض کی گنجائش نہیں دیتا بلکہ موجودہ صورت میں تو ایسی امن کی جگہ کو چھوڑ کر جانا اعتراض پیدا کرتا ہے کیونکہ امن نہ ہونے کی وجہ سے ہی تو ہماری سرکار کو حکم ملا تھا کہ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں قیام اختیار کریں پس جو شخص آپکی سنت کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حج کو نہ جانے کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے وہ سنت نبوی ہی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ قرآن کریم کے صریح حکم کی مخالفت کرتا ہے۔

نیز جب کہ حضرت اقدس کیطرف سے ایک شخص بحکم حضرت خلیفۃ المسیح وام المومنین حج کر آیا تھا اور احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ اس طرح سے بھی فریضہ حج ادا ہو جاتا ہے۔ تو آپکی نسبت یہ کہنا کہ آپ نے حج نہ کیا ارشاد نبوی کی صریح مخالفت کرتا ہے۔ واللہ اعلم

خاکسار محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ

حسب حکم مفتی محمد صادق صاحب مکرم۔

مساکین مدرسہ احمدیہ

ہمارے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ایسے لڑکے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ جو کہ اپنے اخراجات پر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں رہتے ہیں اور مدرسہ احمدیہ میں دینی علوم حاصل کرتے ہیں۔ اکثر لڑکے ایسے ہیں کہ جن کو صدر انجمن احمدیہ وظائف دیتی ہے۔ جس پر کافی تعداد میں انجمن کا روپیہ صرف ہوتا ہے اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ اگر ہمارے قومی بھائی کچھ تھوڑی سی توجہ اس طرف مبذول فرماویں کہ اپنے پرانے کپڑے ہمارے بورڈنگ میں بھیجدیا کریں تو کسیقدر ہمارے بچوں کو مزید مدد ہو سکتی ہے بلکہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اکثر ہمارے بھائی بفضلہ تعالےٰ ایسے بھی ہیں۔ جو چند چند نئے جوڑے کپڑوں کے بنوا کر بھیج سکتے ہیں انکی خدمت میں خاص طور سے عرض ہے کہ وہ ضرور اس طرف توجہ فرماویں

اور بذریعہ پارسل ڈاک جوتہ کپڑے نئے ہوں یا پرانے ہوں ہمارے بچوں کے لئے بھیجدیں اور اس امر کا ہمیشہ ہمیشہ خیال رکھیں۔ والسلام

قوم کا خادم ۔ عبدالمجید خاں
اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسہ احمدیہ قادیان

ردّ افتراء

ہمارے مہربان ایڈیٹر صاحب نورافشاں حضرت خواجہ صاحب کی تصنیف ردّ افتراء پر ریویو کرتے ہیں اور ایک کالم سے زائد اس پر خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ مگر خلاصہ سارے ریویو کا صرف یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے کتاب کا نام ردّ افتراء کیوں رکھا ہے۔ سو ہم عرض کر دیتے ہیں کہ پادری بشیر صاحب نے ایک افتراء کیا تھا کہ احمدی صاحبان ناحق یسوع کی ایک رفیقہ کو بدکار کہتے ہیں۔ یہ بشیر صاحب کا قول صحیح نہ تھا۔ احمدی صاحبان نے کوئی افتراء نہیں کیا خواجہ صاحب نے تحقیق کر دیا اور جنھوں نے صادق کو مفتری قرار دیا ان کا اندفاع ہوا اور ردّ ہو گیا اس واسطے کتاب کا نام ردّ افتراء رکھا گیا۔ باقی جو خوشخبری دیگئی ہے کہ کتاب کا جواب پادری صاحب دینگے۔ سو جب وہ چھپے گا ملاحظہ کیا جاوے گا۔ جو اس میں حق ہوگا قبول کیا جاوے گا باقی پادری صاحب کی خدمت میں بمعہ تحائف جدید واپس کیا جاوے گا۔

خواجہ صاحب کی کتاب ردّ افتراء پہلی ایڈیشن سب تقسیم ہوگئی ہے دوبارہ چھپ رہی ہے۔ درخواست کنندگان انتظار کریں۔

جنتری بیوپار سنہ ۱۹۱۲ء

جو مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی ہے۔ علاوہ دیگر ضروریات جنتری کے بیوپاریوں کے واسطے ہر ماہ کے متعلق مناسب ہدایات درج کیگئی ہیں۔

تحفہ بنارس پر ریویو

ایڈیٹر صاحب اخبار میونسپل گزٹ صدائے ہند لاہور لکھتے ہیں:۔ یہ وہ لکچر ہے جو ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو مولوی محمد صادق صاحب نے ٹون ہال بنارس میں اہل بنارس کو بطور پیام توحید سُنایا تھا۔ حال میں صاحب موصوف نے اس لکچر کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرایا ہے جو ۴۰ صفحوں پر ہے۔ عمدہ کاغذ اور لکھائی چھپائی کے ساتھ چھپا ہے۔ لکچر کی عبارت نہایت سلیس ہے۔ جسمیں توحید باری تعالےٰ اور وحدانیت حق تعالےٰ کو بہت عمدہ پیرایہ اور مناسب الفاظ میں بیان کیا گیا۔ بُت پرستی سے پرہیز کرنے اور خدا کو واحد جان کر اسلام کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیگئی ہے۔ چوں کہ لکچر کے الفاظ نہایت ملائم اور سنجیدہ ہیں اسلئے ہر مذہب و ملت و فرقہ کے افراد کو اسے ملاحظہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں سوائے حق بات کے اور کچھ نہیں دکھایا گیا۔ لکچر مذکور دفتر اخبار بدر قادیان سے ملسکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ چار آنہ (۴؍)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باوا نانک کی پیشگوئی

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے باوا نانک صاحب کی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود کے بارہ میں اخبار بدر جلد ۹ نمبر ۱۴ میں شائع کی تھی۔ چند روز سے مجھے ایک جنم ساکھی گورمکھی میں لکھی ہوئی ملی ہے۔ جس کا حجم غالباً ٹائپ والی سے زیادہ ہے اور بہت ہی خوشخط لکھی ہوئی ہے اور اس میں باوا نانک صاحب کا مُسلمان ہونا نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے اور اسکے اختتام میں یوں لکھا ہے "سمت ۱۹۵۵ اکرماجیتی پھاگن سُدھی اشٹمی۔ منگلوار پوتھی سپورن ہوئی۔" اگرچہ بندہ پرائیویٹ انٹرنس کی طیاری کر رہا ہے دُعا کریں اللہ تعالےٰ کامیابی بخشے۔ تاہم جوش صداقت طبیعت میں موجزن ہے اسلئے تھوڑے سے مطالعہ سے مجھو آپ کی شائع شدہ پیشگوئی سے بھی زیادہ زبردست پیشگوئیاں اس میں سے ملی ہیں۔ جو آپکی خدمت اقدس میں برائے اشاعت لکھی جاتی ہیں اُمید کہ بہت سی سعید روحیں راہِ راست پر آئیں گی اور آپ اخبار بدر میں شائع فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

پیشگوئی اوّل

اک اساتھوں پچھّے ہو ویگا اوہ اساتھوں ودھ ہو ویگا۔ لَتے مردانیاں اوہ پیدا ہو ویگا اوہ اسادے نیڑے ہی ہو ویگا تاں پھیر مردانے پچھیا۔ گورو جی اوہ کون ہو ویگا تاں گورو نانک جی آکھیا ورن (جنم) جٹ دے گھر ہو ویگا تاں پھیر مردانے آکھیا کچھ اوہ بھی بھلا جیہا ہو ویگا تاں گورو نانک جی کہیا اساتھوں بھی ودھ دور چنگا ہو ویگا۔ پر بانی اُچر نگا ناہیں تاں پھیر مردانے پچھیا گورو جی اُسدی بھی سکھ سنگت ہو ویگی تاں گورو نانک جی کہیا مردانا اوہ تاں آپ ہو ویگا اُسدی سنگت بنان کرتار ہو رس نوں جانیگی ناہیں اُسدا اڈا اپنتھ چلیگا

جنم ساکھی مذکورہ بالا ورقہ ۳۱۲ (یاد رہے کہ مصنف نے صفحے نہیں لکھے بلکہ ورقے ہی لکھے ہیں۔)

پیشگوئی دوم

تاں پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی اک ایس بھگوں پچھے سو درہے گذری ہوئی ہو ویگا اوہ ایتھے پہنچیگا ہور سُر آگم ناہیں ہور وڈی وڈی بھگت ہوئی ہین اتی ہو دنگم تے پہنچیا کوئی ناہین اتے ناکوئی پہنچیگا تاں پھیر مردانے پچھیا اجی اوہ کد ہوسی تے کہڑے جگ وچ ہو ویگا تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی کل جگ وچ ہو ویگا اتے جد نانک تپا دہ چھڈیگا تس بھگوں پچھے سو درہے ہو ویگا پر وڈا بھگت ہوسی اتے نانک تپا ناوں بھی وڈا ہو ویگا اتے انہاں تر پہاں دے تُل (برابر یا ثانی) ہور کوئی بھگت ناہیں تاں مردانے آکھیا جی ترے کہڑے کہڑے تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی۔ اِک کبیر بھگت ہویا ہے اتے نانک تپا ہویا ہے اتے پچھوں اُدس بھگت ہو ونا ہے تاں پھیر مردانے پچھیا جی کبیر تاں جولاہ ہویا ہے اتے نانک تپا کھتری ہویا دیکھاں جی اوہ بھگت کس ورن وچ (جنم) ہوسی اتے کہڑی دھرتی کہڑے ملک وچ ہو ویگا تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا۔ سُن بھائی۔ دھرتی پنجاب دی ہو ویگا اتے شہر وٹالے وچ اتے ورن جٹ دا ہو ویگا تاں پھیر مردانے آکھیا اجی کہیا جیہا ہوسی تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی بھادیں کوئی ریج ہو وی اتے بھادیں کوئی راجی۔ اوہ بھگت کبیر اتے نانک تپوں بھگوں ودھ ہوسی تاں گورو نانک جی بولیا کیوں مردانا اسا ڈا آکھیا جھوٹھا جاتا آہا؟ تاں مردانا گرو نانک جی دے پیراں تے ڈھے پیا جی گرو میں بھلا مینوں بخشو تاں گرو نانک جی کہیا سُن مردانا جو پورن پرکھ ہین سو باج نہیں کھدی اوہ جیوں رہی تیوں آکھدیندی ہین تاں پہلاد بھگت آکھیا ہاں تپا جی اینویں ہی جو ہوا اوہ جو ست پرکھ ہین اپنی وڈیائی نہیں کردے اوہ جیوں دی تیوں کہہ دیندی ہین تاں گرو نانک جی کو مردانے صدیں (عاجزی کرکے) کہیا ست گرجی ست۔ تسیں جو کہندی ہو سو سچ ہی کہندی ہو (ورق از ۳۵۲ تا ۳۵۴)

اپنے گاؤں کے چند معزز خواندہ اہل ہنود کی شہادتیں۔

پیشگوئیاں مندرجہ بالا ہمارے روبرو شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی نے قلمی جنم ساکھی بھائی بالے وگرو انگد صاحب والی گورمکھی سے اُردو میں لکھی ہیں اور جہانتک ہمنے تحقیقات کی ہے تاریخ زمانہ گورو نانک صاحب کے بعد سوائے مرزا صاحب غلام احمد رئیس قادیان کے ان صفات ممدوح کا موصوف بتلانے سے ساکت وخاموش ہے اور گورو صاحب اور پہلاد بھگت جیسوں کی پیشگوئیوں کو وہمی خیال کرنا گویا ایک تو جھوٹا سمجھنا اور دوسرے موجودہ لوگوں کا خون کرنا ہے تیسرے اس عالیجاہ موعود کی تکذیب کرنا ہے تو پیارو سب سے بڑھ کر پرمیشور کے قہر کے نیچے آنا ہے گورو صاحب کی بات کو ماننا گویا پرمیشور کو راضی کرنا ہے۔ لہٰذا تکذیب سے تصدیق اچھی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلے علٰی رسولہ الکریم

چودھویں صدی کا یہودی

ایک مضمون بعنوان "تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا نسخ" اہلحدیث

مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۲ء میں نظر سے گزرا۔ اگرچہ مضمون نویس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تاہم مضمون پر غور کرنے سے اتنا پتہ لگتا ہے کہ مضمون نویس صاحب چودھویں صدی کے یہودی ہیں اور مسیح زمان کی مخالفت میں یہاں تک حد سے تجاوز کر گئے ہیں کہ پیشگوئی جو الہام الٰہی ہے اُسکی نسبت ایسے سخت اور کریہہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے ایک مومن کا دِل لرزہ میں آجاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہی باتوں سے اصل یہود دھتکارے گئے۔ انشاء اللہ اسی طرح مسیح زمان کی مخالفت سے یہ نئے یہودی بھی دھتکارے جائینگے (بلکہ دھتکارے گئے) قابل نامہ نگار صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی زندگی میں سر فلپ کے مستعفی ہونے پر پورا کر چکے ہیں۔ لہذا قادیانی مشن کا کوئی حق نہیں ہے کہ اب منسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت سمجھیں۔ چنانچہ نامہ نگار صاحب نے اپنی تائید میں چند حوالہ ریویو آف ریلیجنز اور حقیقت الوحی کے بھی لکھے ہیں جنکو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے کہ خدا جانے نامہ نگار کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل بھی ہے کہ نہیں غالباً نہیں ہوگی جب ہی تو اس قدر بیہودہ لاف زنی کی ہے کہ "کوئی ہے جو ہمارے سامنے آوے یا ہمارے سوال کا جواب دے"۔ ہمیں ایڈیٹر اہلحدیث پر تعجب آتا ہے کہ وہ ایسے لچر اور نامعقول نامہ نگاروں کے مضمون سے اپنا اخبار کیوں گندہ کیا کرتا ہے ہم ہرگز اِس بات کو ماننے کیلئے طیار نہیں کہ یہ بیہودہ مضمون فاضل امرتسری کا خاص اپنا ہے اگرچہ یہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی حرکتیں وقتاً فوقتاً اُن سے بھی ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ خیر کسے باشد جواب مندرجہ ذیل پر غور کریں۔ غالباً نامہ نگار صاحب کو (بشرطیکہ کچھ معلومات ہوں) یہ تو معلوم ہوگا کہ ملہم ربانی جو ہُوا کرتے ہیں وہ انسان ہی ہوتے اور انسانی کمزوریوں سے وہ اپنی عبودیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور جیسا کہ عام خیال ہے وہ عالم بالغیب نہیں ہوتے جب کسی پیشگوئی کے متعلق الہام ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ خدا کی طرف سے عموماً کوئی تفسیر نہیں آتی۔ ملہم اپنے اجتہاد سے جو کچھ اُس پیشگوئی کا قبل از وقت مطلب سمجھتا ہے وہ فوراً شایع کر دیتا ہے کبھی ملہم کے اجتہاد کے مطابق بات ظہور میں آجاتی ہے جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لیکھرام والی پیشگوئی جو لفظاً اور معناً پوری ہوئی اور کبھی اجتہاد کے برخلاف پیشگوئی کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ عبداللہ آتھم والی پیشگوئی جس کو قبل از وقت جماعت احمدیہ کے اکثر افراد نے اپنے اجتہاد سے اس طرح سمجھ لیا کہ آتھم پندرہ ماہ میں ہی مر جائیگا۔ اور حق کیطرف رجوع کا خیال گویا ان کو بھول گیا۔ حالانکہ یہ اجتہاد بھی غلط نہ تھا خدا کے فضل سے اِس اجتہاد کی رو سے بھی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور شرط رجوع ہونے سے مخالفوں کو کسی طرح انکار کی گنجایش نہیں۔ ورنہ الہام کی رو سے تو معاملہ بالکل صاف ہے جس پر واقعات زمانہ نے مُہر کردی۔ اور وہ یہ کہ الہام الٰہی میں کہیں مرنے کا ذکر نہیں۔ چنانچہ الہامی الفاظ یہ ہیں "پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" یہاں ہاویہ سے مُراد رنج و غم و جان کا خوف ہے نہ کہ دوزخ۔ سب جانتے ہیں کہ دوزخ اور بہشت میں قیامت سے پہلے کوئی نہیں جا سکتا۔ پھر بیچارہ آتھم قبل از وقت دوزخ میں کیوں جانے لگا تھا۔ ہاں رنج و غم کے ہاویہ میں وہ لگاتار پندرہ ماہ تک بموجب الفاظ پیشگوئی پڑا رہا۔ اس عرصہ میں اگر وہ مُسلمان ہو جاتا تو یقیناً وعدہ الٰہی کے مطابق اس ہاویہ سے اُس کو نجات ملجاتی مگر چونکہ وہ مُسلمان نہیں ہُوا۔ اس لئے پندرہ ماہ تک اُس کی زندگی ایک جہنمی زندگی رہی جس کا ثبوت اُس کی اُس خوشی سے ملتا ہے جو اُس نے اور اُس کے رفیقوں نے میعاد مقررہ کے گزرنے پر کی۔ گویا وہ اُس وقت ہاویہ سے نجات پاکر بہشت میں آگیا تھا۔ آمدم بر سرِ مطلب۔ جبکہ الہام کے ساتھ تفسیر نہیں آتی تو جو کچھ ملہم اور اس کے متبعین کہتے ہیں اُس کے مطابق وہ پورا ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اُن کو نہایت اشتیاق لگا رہتا ہے کہ دیکھئے کب پیارے خداوند کی باتیں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب کبھی وہ اپنے خیال کے مطابق کوئی بات پوری ہوتی دیکھتے ہیں تو فوراً بنی نوع کے سامنے خدا کی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں (نہ کہ تم منکروں کیطرح کہ صریح نشان پر نشان دیکھتے ہو اور انکار پر انکار کرتے ہو) اس کے بعد اگر وہ پیشگوئی اپنے لفظوں کے ماتحت پورے طور سے صفائی کے ساتھ پوری ہو جاوے تو پھر ملہم اور اس کے متبعین اپنی پہلی رائے کو چھوڑ کر اُس موجودہ بات پر ایمان لے آتے ہیں دیکھو سوچنے کا مقام ہے اگر ملہم اور اس کے متبعین نفسانی بندے ہوتے تو جو کچھ وہ اپنے پہلے اجتہاد سے بات قایم کر چکے تھے (تمہاری طرح) اُسی پر قایم رہتے مگر سبحان اللہ مومن اور متقی کی تو یہی شان ہے اور یہی پہچان ہے اور تقویٰ اسی کا نام ہے کہ جہاں اپنی غلطی معلوم ہو فوراً اُس کو تسلیم کر کے حق کو قبول کر لیتے ہیں یاد رکھو۔ متقی اور مومن بندہ وہی ہے جو ہر طرح خدا کی باتوں کی تصدیق کرتا رہے (نہ کہ تم جیسے مکذّب) دیکھو قرآن شریف میں کہیں ویلٌ یومئذٍ للمصدّقین نہیں آتا۔ بلکہ بجائے مصدّقین کے مکذّبین آیا ہے اسی طرح تم لوگ ہمیشہ خطبہ میں پڑھتے ہو۔ اَلمصدّقُ ینجی والکاذبُ یہلک۔ فاعتبروا یا اولی الابصار +

اب بھی اگر تمہاری ان عقلی دلائل سے تسلّی نہیں ہوئی تو لو اب ہم اِس مضمون کی تائید میں قرآن شریف پیش کرتے ہیں جس سے تم اچھی طرح سمجھ جاؤ گے اور انشاء اللہ تا قیامت بھی تم اس بات کو ردّ نہ کر سکو گے غور سے پڑھو وہ یہ ہے۔ قرآن شریف میں ایک پیشگوئی فرعون کے متعلق تھی اور وہ یہ ہے فالیوم ننجّیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیۃ ترجمہ۔ پس آج ہم تیرے بدن کو نجات دینگے تا وہ پچھلوں کے لئے ایک نشان ہو۔ اب دیکھو تمام بزرگانِ سلف اور مفسرین علیہ الرحمۃ اس پیشگوئی کا مطلب اور نتیجہ یہ ہی نکالتے چلے آئے کہ "جوقت فرعون دریا میں غرق ہُوا ہے جان نکلنے کے بعد اُس کا لاشہ دریائے نیل نے ایک کنارہ پر ڈال دیا تھا۔ جو اُس وقت کے لوگوں کے لئے ایک نشان ہو کر موجب عبرت ہُوا تھا" مگر اللہ اللہ تین ہزار برس کے بعد یہ پیشگوئی لفظاً و معناً پوری ہوئی چنانچہ چند سال ہوئے مصر میں بذریعہ کمیٹی آثار قدیمہ ایک تابوت ملا جس میں سے فرعون کا لاشہ برآمد ہُوا۔ اور اصل الفاظ پیشگوئی کے مطابق وہ اِس زمانہ کے لوگوں کےلئے ایک نشان بنا چنانچہ تم کو یاد ہوگا کہ ہر فرقہ اور طبقہ کے مُسلمانوں نے اس پیشگوئی کی تصدیق کی اور بڑی خوشی سے اِس کو صداقت اسلام اور قرآن مانا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا تم میں سے کسی نے اسوقت یہ کہا تھا کہ ہم اس کو نہیں مانتے کیونکہ یہ تو (نعوذ باللہ) ایک بہت پُرانی سٹری۔ گلی پیشگوئی ہے جسکو تین ہزار برس کا عرصہ گزر چکا ہے یا کسی نے یہ کہا تھا

کہ چونکہ بزرگانِ سلف اور تمام مفسرین علیہ الرحمۃ اس پیشگوئی کا تصفیہ پہلے کر چکے ہیں۔ لہٰذا اب ہم ان کے خلاف یہ بات نہیں مانتے جہاں تک مجھے یاد ہے کسی نے بھی اس وقت اس کی قبولیت سے انکار نہیں کیا۔ مگر میں اب یہ کہتا ہوں کہ جس طرح تم اس وقت منسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت نہیں مانتے۔ حالانکہ اس کو تو دس برس بھی نہیں گزرے۔ یہ تو پیشگوئی بالکل تازی ہے۔ پھر کیا وجہ کہ فرعون والی پیشگوئی جو تین ہزار برس کی پرانی ہو چکی اور تمہارے مفسر اور بزرگ اس کا فیصلہ بھی کر چکے اب انکے برخلاف ایک نئی بات مانتے ہو اگر مانتے ہو تو دونوں کو مانو ورنہ دونوں سے انکار کرو اور نؤمن ببعضٍ ونکفر ببعضٍ کے مصداق مت بنو۔ الحمد للہ مجھے اس وقت ایک عجیب نکتہ یاد آیا۔ دیکھو تم لوگ ہر بات میں بزرگانِ سلف کی نظیر پیش کیا کرتے ہو خواہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو کہ اس حدیث کا اور اس آیت کا یہ مطلب بزرگانِ سلف نے بیان کیا ہے۔ اب ہم اس کے خلاف کس طرح کریں۔ دیکھو تم کو فرعون کی پیشگوئی سے بزرگانِ سلف کی غلطی تسلیم کرنی پڑی یا نہیں۔ پس اسی معیار پر ہم کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے متعلق جو جو پیشگویاں قرآن مجید اور احادیث شریف میں ہیں مثلاً حضرت مسیح کا نزول ثانی۔ دجال کا خروج۔ یاجوج ماجوج کا عروج وغیرہ وغیرہ۔ ان کا مطلب جو کچھ بزرگانِ سلف نے بیان کیا ہے وہ صرف ان کا قبل از وقت اجتہاد ہے جو زمانہ کے طرزِ عمل سے ٹھیک پیشگویوں کے پورا ہونے کے وقت پر غلط ثابت ہوا۔ ہم خدا تعالےٰ کی جناب میں شکر کرتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں بہت پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہمارے ہی زمانہ میں وہ خدا کا پیارا مسیح محمدی دنیا میں تشریف لایا۔ اس نے ہم کو ایمان کی دعوت دی۔ الحمد للہ ہم نے اس کی دعوۃ کو قبول کیا۔ کیا کوئی سعید روح ہے جو ان باتوں پر دھیان کرے +

خاکسار یکے از غلامان غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایچ۔ ایم۔ عبد المجید احمدی۔ کوہِ منصوری۔ ۲۵۔ فروری ۱۹۱۲ء +

بدر بدنِ فرعون کے متعلق پیشگوئی تو ہمارے دوست نے خوب یاد دلائی ہے۔ مگر خوف ہے کہ ہمارے ملاں بغض مسیح میں کہیں اس کا بھی انکار نہ کر دیں جیسا کہ سب کہا کرتے تھے کہ مہدی چودہویں صدی کے شروع میں آئے گا۔ لیکن اب تو وعظوں میں۔ سے اس مضمون کا ہی رفع ہو گیا ہے۔ خطبوں میں فرمایا کرتے تھے کہاں موسیٰ کہاں عیسیٰ اس بات کا ہے سب کو غم۔ اب اُس غم کو دبایا جاتا ہے اور اس خطبے کو مثل نسخہ انجیل منسوخ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ ہمیں تو یہ بھی خوف ہے کہ رفتہ رفتہ یہ لوگ کہینگے کہ مسیح کوئی آنے کا ہی نہیں۔ ان لوگوں کو اپنے سب عقاید چھوڑنے پڑیں گے کیونکہ ولی اللہ کی دشمنی سے ایمان رفتہ رفتہ سلب ہو جاتا ہے پیشگوئیوں کا وقوع کئی رنگ میں ہوتا ہے۔ سر فلر کے وقت میں بھی اس کا ایک جزو ہو گیا۔ اب اس کا پورا ظہور ہو گیا۔ اس میں کونسا نقص وارد ہوتا ہے۔ مگر جن کی قسمت میں شقاوت ہو ان کا کیا علاج۔ انہوں نے نہ اُس سے فائدہ اُٹھایا۔ نہ اِس سے۔ وہ بات پیش ہوئی تو کہنے لگے۔ یہ کچھ دلجوئی نہیں۔ یہ وقت آیا۔ تو کہنے لگے تم تو پہلے کہہ چکے تھے کہ یہ پوری ہو گئی خدا اِس بدبختی سے بچائے۔ اور مسلمانوں کو راہِ راست پر لائے۔ آمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

ایک صالح لڑکی کا خواب

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو شاید معلوم ہو گا کہ میں آجکل لکھنؤ میں ہوں اور معلوم نہیں۔ یہاں کب تک رہنا ہو یہاں میں جن لوگوں میں ہوں۔ وہ جماعت احمدیہ کے سخت معاند ہیں۔ میرے تمام رشتہ دار دشمن ہیں۔ اور یہ بات مَیں نے یہاں خصوصیت کے ساتھ دیکھی ہے کہ ان کی مخالفت اپنے اندر عناد کا رنگ رکھتی ہے۔ کوئی دقیقہ یہ لوگ میری تکلیف دینے کے لئے اُٹھا نہیں رکھتے اور اگر یہ ملک ہندوستان نہ ہوتا تو اس میں شک نہیں یہ مجھے مروا ڈالتے خدا ان کو ہدایت دے +

انہیں مخالفوں میں ایک لڑکی ہے جس کو سلسلہ کیطرف توجہ ہوئی۔ اُس نے اکثر کتابیں ہمارے سلسلہ کی پڑہیں اور میری گفتگو بغیر کسی تعصب کے سُنی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اُس کے دل میں حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت گھر کر گئی۔ باوجود اپنے اُس یقین کے جو اُسے حاصل ہے صرف عین الیقین کے درجہ تک پہنچنے کے لئے اُسنے ۲۰۔ جنوری ۱۹۱۲ء کا دن ختم کر کے عشا کے وقت نماز کے اندر یہ دُعا کی کہ اے عالم الغیب خدا تو مجھ پر حضرت مرزا صاحب کی صداقت بذریعہ خواب کھولدے تا کہ میرا قلب بالکل اطمینان پا جائے چنانچہ اُسی شب ایک خواب نظر آیا جو معزز بھائیوں کی خدمت میں اُن کے ازدیادِ ایمان کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے +

”میں نے رات کو عشا کی نماز میں یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ اگر حضرت مرزا صاحب صادق ہوں تو اور (نعوذ باللہ) اگر کاذب ہوں تو مجھے بذریعہ خواب معلوم ہو جائے۔ یہ دعا مانگ کر میں سو گئی رات کو ۱۲ بجے کے بعد دیکھا کہ ایک معمر بزرگ جو رنگ کے سانولے ہیں آئے ہیں انکے ہاتھ میں ایک بہت موٹی کتاب ہے وہ کتاب انہوں نے مجھے دی اور کہا کہ اسکو پڑھو۔ اسکے حرف ایسے موٹے تھے جیسے کہ آپ (یعنی راقم آثم محمد عثمان) اپنی بیوی کو موٹے قلم سے الف بے لکھدیتے ہیں۔ حروف بخط عربی تھے مگر اُس میں اعراب نہ تھے اُسکو جو میں نے پڑھا تو اُسمیں لکھا تھا۔ ”مرزا صاحب سچے مسیح اور مہدی تھے“ پھر انکے ارشاد کے موافق دوسرا ورق اُلٹا اُسمیں قسم کے ساتھ لکھا تھا ”کہ عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے ہرگز ہرگز نہ آئینگے۔ جب میں یہ پڑھ چکی تو اُن بزرگ نے وہ کتاب لے لی لیکن نے وہ کتاب اس لئے پھر مانگی تا کہ میں اُسکو ان لوگوں کو دکھلاؤں کہ جنکو میری طرح اطمینان قلب نہیں ہے اسپر انہوں نے یہ جوابدیا کہ جطرح تم نے آج نماز کے اندر دُعا مانگی ہے اسی طرح اگر کسی اور کو مانگنا ہو اور وہ مانگے تو ہم انشاء اللہ اُس کو بھی دکھائینگے۔ یہ زبانی کہا کہ جن لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام ہی آئینگے وہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم شہید کیوں نہیں پڑھ لیتے۔ اُسمیں مجھے خواب دیکھنے کے قبل کنت انت الرقیب علیھم شہیدًا یاد نہ تھا۔ یہ اُن کا ہی بتلایا ہوا یاد ہے۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ تم ایک لفظ پڑھنا بھول گئیں۔ چنانچہ جب مَیں نے کھولکر پھر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا کہ جو لوگ مرزا صاحب اور محمدؐ میں فرق کرتے ہیں وہ کافر ہیں +

اور بڑے بڑے موٹے حرفوں میں یہ بھی لکھا تھا کہ جب رسول خدا صلعم سے خدا نے یہ کہا کہ اگر تم اپنی طرف سے وحی کا دعویٰ کرتے یا کرو تو تمہارا قطع الوتین کر دیا جاتا۔ تو گیا اگر مرزا صاحب جھوٹا الہام کا دعویٰ کرتے تو انہیں یہ سزا نہ ملتی“ افترا سے ہو محمدؐ کیلئے قطع الوتین + اور احمدؐ کی سزا اسکیلئے کچھ بھی نہیں + یہ خواب اُسنے قسم کھا کر بیان کیا ہے اور میں اُسکو راستباز خیال کرتا ہوں + راقم محمد عثمان احمدی لکھنؤ

۲۲۔ جنوری ۱۹۱۲ء

اخبار عالم پر ایک نظر

ایک سنسنی خیز حکم

لاہور پبلک اس خبر کو سنکر بہت حیران اور پریشان ہو رہی ہے کہ میڈیکل کالج کے بعض پروفیسروں کو پرنسپل صاحب نے پرائیویٹ پریکٹس سے روک دیا ہے۔ انہیں میں ایک ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی ہیں جن کی پریکٹس کا اکثر حصہ خیراتی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مرزا صاحب اپنے فرایض منصبی کو نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے پورا کرنے کے بعد اپنے فارغ اوقات میں ان بیماروں کو نہایت ہمدردی سے دیکھتے ہیں جو انکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا کہ اس سے پرنسپل صاحب یا ان کے کالج کا کیا حرج ہوجاتا ہے۔ صاحب پیسہ اخبار کی رائے ہے کہ انگریز ڈاکٹروں کی پریکٹس کو فروغ دینے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو۔ مگر دیسی غربا جس اعتماد اور بے تکلفی اور آسانی کے ساتھ ڈاکٹر مرزا صاحب جیسے خلیق۔ شریف۔ رقیق القلب ہمدرد انسان سے علاج کرا سکتے ہیں۔ اس کے بالمقابل کسی انگریز کے پاس پہنچنا ان کے واسطے محال بلکہ بعض صورتوں میں ناممکن ہے اور بالفاظ دیگر ایسا حکم یہ معنے رکھتا ہے کہ دیسی لوگوں کے واسطے ان کی بیماری کے ایام میں عمدہ معالجہ کا دروازہ بند ہے ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ پنجاب اس پبلک کو سخت تکلیف میں ڈالنے والے حکم کو منسوخ کرنے کے واسطے مناسب ہدایات نافذ فرمائے گی۔

مسلم جاپان مشن

لاہور میں ایک ڈیپوٹیشن طیار ہوا ہے کہ جاپان جاکر وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنائے بہت عمدہ تجویز ہے مگر مشنری ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو خود بھی اسلام کا عملی جامہ پہنے ہوئے ہوں۔ آجتک جسقدر اسلام پھیلانے والے گذرے ہیں وہ کسی سے تنخواہ کے خواہشمند نہ تھے اور اسی واسطے ان کے کام میں خدا تعالٰے نے برکتیں دیں۔ اب بھی ایسے ہی لوگ اسلام کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اس میں حرج نہیں کہ قوم ان کی خدمت اور مدد کرے مگر وہ ایسے دل والے ہونے چاہئیں کہ انہیں کسی کی خدمت اور مدد کی طرف نگاہ نہ ہو +

روسی سپاہ ایران سے واپس ہوئی مگر یہ راہ جو انہوں نے ایک دفعہ دیکھ لی ہے اور یہ لہو جوان کے منہ کو لگ چکا ہے یہ کب آرام لینے دے گا + ٹرکی سلطنت سے سب اطالیین نکالے جائینگے سوائے **پادریوں** کے (جو سب سے زیادہ مفسد ہیں) + سید محمد ظفر ہاشمی رُدرح اور ہوا کے مضمون خاص میں کہتے ہیں۔ انسان کے مصفے خون میں ایک ہوائی جوہر ضرور شامل ہوتا ہے جو بذریعہ مسامات اور تنفس کے بدن میں پہنچکر خون میں جذب ہوجاتا ہے اس ہوائی جوہر کے ملنے سے خون صاف اور شفاف ہو جاتا ہے۔ یہی ہوائی جوہر خون کو جزو بدن کے قابل کرتا ہے اور بدن کی اصلی حرارت کو قایم رکھتا ہے + مسٹر راس مسعود ۲۳- فروری کو بمبئی پہنچے + مسٹر جسٹس کرامت حسین صاحب نے تعلیم نسوان کے واسطے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ عطا کیا + لالہ لال چند کی یادگار میں آریہ صاحبان لاہور میں سنسکرت اور ہندی کا کتب خانہ تیس ہزار کی لاگت سے بنانے والے ہیں۔ خوب سوجھی + گورمکھی کے اخبار خالصہ سیوک امرتسر سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے + آل انڈیا مسلم لیگ کے سکرٹری مولوی عزیز مرزا صاحب تین چار روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے + مسٹر سید وزیر حسین ان کی جگہ سکرٹری مقرر ہوئے + ہمارے بادشاہ جارج پنجم کے اعلان دربار دہلی کو سنکر قیصر جرمن رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ جارج نے اس کارروائی سے یورپ کے ہر ایک خاندان شاہی کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیا ہے اور انکی تباہی کا سامان بہم پہنچایا ہے + طرابلس میں جنگ کا سلسلہ جاری ہے اس کے علاوہ اہل اطالیہ نے مکہ مدینہ کے راہ میں اپنے جہاز کھڑے کر دیئے ہیں۔ تاکہ نہ کوئی جاسکے نہ آسکے۔ اور بیروت پر گولہ باری کی ہے۔ ساٹھ آدمی ہلاک ہوئے۔ بہت مکانات کا نقصان ہوا + چینی پریسیڈنٹ نے مذہبی آزادی کا ارادہ ظاہر کیا + آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ ۶- مارچ کا پوتر دن آگیا ہے جسدن لیکھرام مطابق پیشگوئی راہی عالم ثانی ہوکر صداقت اسلام کا نشان آریہ جاتی کو دے گیا + یہ خبر کسی نے غلط اُڑا دی تھی کہ اللواء مصری اخبار بند کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ملت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ بند ہونے والا اخبار العلم تھا نہ کہ اللواء + میرٹھ سے ایک نامہ نگار وہاں کے مشہور خلیق۔ مہمان نواز زمیندار جناب منشی محمد خلیل صاحب کی فیاضی کی تعریف کرتے ہوئے یہ خبر لکھتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف نے اپنے فرزند ارجمند سعید اختر کی رسم **عقیقہ** پر دوست احباب کے علاوہ غرباء مساکین کو پُر تکلف دعوت دی اور اقربا اور خدماء کو قابل تعریف تحائف عطاء کئے اللہ تعالٰے ان کے بچے کو اسم بامسمی حامی دین اسلام بنائے + مولوی حافظ ابو سعید عربی صاحب قومی خدمات کے شوق میں جہاز تنا سرم پر ۲- مارچ کو مصر تشریف لے گئے + **ندوہ** کا سالانہ اجلاس اپریل کی پہلی تاریخوں میں منعقد ہونا قرار پایا ہے + ندوہ کے مشہور عالم مولوی شبلی صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ **سیرت نبوی** پر ایک مفصل کتاب تصنیف فرماویں جو اردو۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں ہو۔ اس تالیف کے واسطے وسیع پیمانہ پر ایک سکیم پیش کیگئی ہے + سید سلیمان نے ایک دلچسپ مضمون ندوہ میں چھپوایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سائینس کی موجودہ تحقیقات اس نتیجہ پر پہنچ گئی ہے کہ مادہ کا ہر ذرہ فناء کی طرف جارہا ہے۔ سائینس کے عقلی قیاسات تو دن بدن بدلتے رہتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جنھوں نے سائینس کو دین کا خادم بنایا نہ کہ اس کا حکم + حاجیوں کی تعداد کے نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ تعداد حجاج کی رعایا حکومت ٹرکی سے ہوتی ہے کیونکہ وہ قریب ہیں۔ ان سے کم ہندوستان۔ ان سے کم ممالک غرب سے آنے والے۔ ان سے کم روسی مسلمان اور پھر ان سے کم ایرانی مسلمان۔ ایرانی حاجیوں کی کمی کا سبب غالبًا یہ ہے کہ اہل تشیع کربلا ہی کی زیارت پر اکتفاء کرتے ہیں ورنہ ایران عرب کے بالکل قریب ہے۔ مگر دلی قرب نہ ہو تو جسمانی قرب کس کام +

کتب بدر ایجنسی معہ قیمت کتب

مسیح موعود دی سچائی تے اُسدی تصدیق —/
تحفۃ العرب ۳/ نظم متعلق خوف موت —/
بیج داسدّا —/ گلدستہ حمد ا/
فرزند علی ؛ ۳/ مجربات نور دین حصہ اول ۱۰/
حصہ دوم ۱۰/ سری نہہ کلنگ درشن ۸/ الاستخلاف ۳/
غلامی ۳/ فتح دین ۳/ کرشن لیلا ا/ مورکھ سدھ ۲/
عصمت انبیاء ۷/ القول الصحیح ا/ نظم مستورات ۰/
شہادت آسمانی ۵/ شہادت آسمانی حصہ دوم ۲/

سلسلۂ تبلیغ حق

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر محمد حسین صاحب ایل - ایم - ایس - سرجن اینڈ فزیشن میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹرز ہسپتال امرتسر تحریر فرماتے ہیں:-

یہ آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھے قریباً سوا سال اس سلسلہ میں داخل ہوئے گذرا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے میں بہ نسبت سابقہ ہر طرح سے آسودہ حال ہونے کے علاوہ روحانی طور پر بھی اپنے اندر اصلاحی تبدیلی پاتا ہوں - چنانچہ میری لگاتار محنت آج ٹھکانے لگی اور میں آج اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے ہوئے آپکو خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے اُستاد حکیم فیروز الدین احمدؐ صاحب فیروز طغرائی امرتسر جنھوں نے میری بیعت پر تاریخ بیعت لکھی تھی - جو بدر اور الحکم میں شائع ہوئی - آج اپنی دستخطی چٹھی کے ذریعے سے بیعت کا مصمم ارادہ ظاہر فرماتے ہیں اور ان کے ساتھ میرے مہربان ملک محی الدین احمد صاحب تمر خلف ملک احمد اللہ صاحب رئیس امرتسر بھی اپنے خط کے ذریعہ وہی مبارک ارادہ ظاہر کرتے ہیں - (اللہ تعالےٰ انکو استقامت عطا کرے)

ہر دو صاحبان کے خطوط درج ذیل ہیں :-

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میرے دل میں کمال شوق ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو کر اپنے گذشتہ گناہوں کی تلافی کرنے کی توفیق کے لئے جناب الٰہی سے التجا کروں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دُعائے مستجاب سے بھی استمداد کروں اس لئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں میری رہنمائی فرمائی جاوے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

خاکسار ملک محی الدین احمدؐ - تمر - ۲۶ فروری ۱۹۱۳ء

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ شوق موجزن ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو کر صفائی قلب اور نور ایمان سے بہرہ مندی حاصل کروں - بناءً علیہ اب ارادہ بیعت مصمم کر چکا ہوں اور آنحضرت کے ذریعے سے دریافت کرتا ہوں کہ مجھے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے کس طرح عملدرآمد کرنا چاہیئے - واضح ہو کہ میرا ارادہ یہ بھی ہے - کہ بقیہ حیات مستعار کو دارالامان میں رہ کر مشاغل دینیہ میں بسر کروں اور یہاں سے ہجرت کر کے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فیضان صحبت سے مستفیض ہوں۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ

راقم آثم - فیروز الدین احمدؐ - ۲۶ - فروری ۱۳ء

مختصر فہرست کتب دکان محمد یمین تاجر کتب

قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نُور القرآن حصہ اول - مصنفہ حضرت مسیح موعود ۲ر

اعجاز احمدی - " " " ۳ر

شہادت القرآن علےٰ نزول المسیح ۴ر

محمود کی آمین ۔ر کرامات المھدی ۱ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر

نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم - ۱ر

ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب ۶ر

تعلیم المھدی ۱ر اسلام اور بدھ مذہب ۳ر

حمائل شریف مترجم مجلد ۱۱ر

تبلیغی کارڈ نظم مسیح موعود فی سینکڑہ ۶ر

العزیز علمی - ادبی - اسلامی - مضامین کا ماہوار رسالہ - بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک - عمر

Digitized by Khilafat Library

کتب بدر ایجنسی

پارہ الم سیقول تقطیع کلاں ۲ر - پارہ الم سیقول خورد ۱ر ضرورت الامام ۳ر - نور القرآن حصہ دوم ۴ر خلافت راشدہ ۱۲ ۴ر - جام شہادت ۔ر یادگار کریم ۔ر النبیان ۱ر - شہادت القرآن ۴ر - حمامۃ البشریٰ ۸ر - اداءِ نواہی قرآن کریم ۹ر - لیکچر لاہور ۱ر دعوت الندوہ ۱ر - دافع البلاء ۱ر - نور القرآن ۲ر - اعجاز احمدی ۳ر - آسمانی فیصلہ ۲ر - رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۶ء ۳ر - مجموعہ آمین ۔ر کشف الغطاء ۲ر اربعین ۵ر - ستارہ قیصرہ ۱ر - ست بچن ۴ر - سکت المعارف ۴ر - راز حقیقت ۱ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور ۱۲/

دیکھو گرمی کا موسم آیا - جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - اشتہا کم ہونا - ریاح کی علامتیں سب دُور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر - محصولڈاک ایک شیشی سے دو تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی - کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا عہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی - قادیان
میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

مفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے

موسم آگیا ہے - **عرق بید مشک** جن دوستوں نے طیار کرانا ہو وہ بہت جلد ترتن اور آرڈر بھیجدیں نہایت احتیاط سے طیار کیا جاویگا -